



فضائلِ علیؑ علمائے اہل سنت کی نظر میں

مقامِ حضرت علیؑ علیہ السلام کو سمجھنے کا ایک بہترین اور اہم ترین ذریعہ علمائے اہل سنت کے نظریات اور اُن کا کلام ہے۔ یہ انتہائی دلچسپ بات ہوگی کہ علیؑ علیہ السلام کے بلند و بالا مقام کو اُن افراد کی زبانی سنیں جو مسندِ خلافت کیلئے تو دوسروں کو مقدم سمجھتے ہیں لیکن علیؑ علیہ السلام کی عظمت کے قائل بھی ہیں اور احادیثِ نبویؐ کی روشنی میں علیؑ علیہ السلام کی خلافتِ بلافصل کو مانتے بھی ہیں لیکن چند صحابہ کے قول و فعل کو پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وصیت و نصیحت پر ترجیح دیتے ہیں۔ اس سے خود اُن کو بہت بڑا نقصان ہوا کیونکہ وہ علومِ اہل بیت سے فائدہ اٹھانے سے محروم رہے اور حکمت و دانائی کے وسیع خزانوں اور قرآن کی برحق تفسیر سے ہدایت و رہنمائی حاصل کرنے سے قاصر رہے۔

علمائے اہل سنت کے نظریات کو لکھنے کا ایک مقصد یہ ہے کہ ان بزرگوں کے اقوال اور نظریات پر غور و فکر کیا جائے جو علیؑ علیہ السلام کی شان میں کہے گئے ہیں اور جو یہ ثابت کرتے ہیں کہ حضرت علیؑ کی شخصیت، پیغمبر اسلام کے مقدس وجود کے بعد سب سے بلند ہے جیسے کہ قرآن کی آیات، احادیثِ نبویؐ اور کلامِ خلفاء کو جمع کرنے کے بعد حضرت علیؑ علیہ السلام کی شخصیت واضح ہوئی ہے۔ اب ہم علمائے اہل سنت کے کلام اور نظریات کا مطالعہ کرتے ہیں کہ وہ مولیٰ علیؑ علیہ السلام کے بارے میں کیا کہتے ہیں۔ اُمید ہے کہ حق طلب حق کو پالیں گے، انشاء اللہ۔ شروع میں ابن عباس کے کلام کا مطالعہ کرتے ہیں۔ ابن عباس کو اُمتِ مسلمہ کے تمام فرقے قبول کرتے ہیں۔

ابن عباس ابن عباس نے اپنی عمر کے آخری لمحوں میں سربلند کرکے یہ کہا:

”اللَّهُمَّ إِنِّي أَتَقَرَّبُ إِلَيْكَ بِحُبِّ الشَّيْخِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ“۔

”پروردگارا! میں علیؑ کی دوستی اور محبت کا واسطہ دے کر تیری قربت چاہتا ہوں۔“

ابن ابی الحدید معتزلی ”میں اُس شخص کے بارے میں کیا کہوں کہ جس پر تمام فضائلِ انسانی کی انتہا ہوجاتی ہے۔ تمام اسلامی فرقے اُسے اپنا سمجھتے ہیں۔ وہ تمام خوبیوں کا مالک ہے اور تمام فضیلتوں کا سرچشمہ ہے۔ وہ پہلوں میں کامیاب ترین شخص تھا اور بعد میں آنے والوں میں اگر کوئی فضیلت دیکھی گئی تو تحقیق کرنے پر معلوم ہوا کہ وہ خوبی بھی وہاں سے ہی شروع ہوئی۔ پس چاہئے کہ خوبیاں اُسی پر اکتفا کریں اور اُس جیسے کی اقتداء کریں۔“

حوالہ

شبہائے پشاور، صفحہ 608، نقل از ”سیر العالمین“، غزالی۔

عبدالفتاح عبدالمقصود (مصنف معروف مصری) ”حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد میں نے کسی کو نہیں دیکھا جو آپ کی جانشینی کے قابل ہو، سوائے پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ و سلم کے پاک فرزندوں کے والد یعنی علی ابن ابی طالب علیہ السلام کے۔ میں یہ بات اہل تشیع کی طرفداری کیلئے نہیں کہہ رہا بلکہ یہ ایسی بات ہے کہ تاریخی حقائق اس کے گواہ ہیں۔ امام (علی علیہ السلام) سب سے بلند مرتبہ مرد ہے جسے کوئی بھی ماں آخری عمر تک پیدا نہ کر سکے گی اور وہ ایسی شخصیت ہے کہ جب بھی ہدایت تلاش کرنے والے اُس کے کلام، ارشادات اور نصیحتوں کو پڑھیں گے تو ہر جملے سے اُن کو نئی روشنیاں ملیں گی۔ ہاں! وہ مجسم کمال ہے جو لباسِ بشریت میں اس دنیا میں بھیجا گیا۔“

حوالہ

داستانِ غدیر، صفحہ 291، نقل از ”الغدیر“، جلد 6۔

ابوحنیفہ (مذہبِ حنفی کے امام) ”کسی ایک نے بھی علی سے جنگ و جدل نہیں کیا مگر یہ کہ علی علیہ السلام اُس سے اعلیٰ اور حق پر تھے۔ اگر علی علیہ السلام اُن کے مقابلہ میں نہ آتے تو مسلمانوں کو پتہ نہ چلتا کہ اس قسم کے افراد یا گروہ کیلئے اُن کی شرعی ذمہ داری کیا ہے۔“

حوالہ

مہدی فقیہ ایمانی، کتاب ”حق با علی است“، نقل از مناقبِ ابو حنیفہ، خوارزمی، 83/2، اشاعتِ حیدرآباد۔

فخر رازی (اہل سنت کے مشہور و معروف مفکر) ”جو کوئی دین میں حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام کو اپنا رہبر و پیشوا تسلیم کرے گا، وہی کامیاب ہے اور اس کی دلیل خود پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمانِ پاک ہے۔ آپ نے فرمایا: ”پروردگار! حق کو اُدھر پھیر دے جدھر علی ہو۔“

حوالہ

داستانِ غدیر، مصنف: بہت سے استاد، صفحہ 285، نقل از تفسیر فخر رازی، جلد 1، صفحہ 111، اور الغدیر جلد 3، صفحہ 179۔

زمخشری (اہل سنت کے مشہور مفکر) ”میں اُس مرد کے فضائل کے بارے میں کیا کہوں کہ جس کے دشمنوں نے اپنے حسد اور کینہ کی وجہ سے اُس کے فضائل سے انکار کیا اور اُس کے دوستوں نے خوف و ترس کی وجہ سے اُس کے فضائل چھپائے۔ مگر اس کے باوجود اُس کے فضائل دنیا میں اتنے پھیلے کہ مشرق و مغرب کو گھیر لیا۔“

زمخشری اس حدیثِ قدسی کے ضمن میں کہتے ہیں:

”مَنْ أَحَبَّ عَلِيًّا أَدْخَلَهُ الْجَنَّةَ وَإِنْ عَصَانِي وَمَنْ أَبْغَضَ عَلِيًّا أَدْخَلَهُ النَّارَ وَإِنْ أَطَاعَنِي“

جس نے علی علیہ السلام سے محبت کی، وہ جنت میں جائیگا، گرچہ وہ میرا نافرمان ہی کیوں نہ ہو اور جس نے علی سے

دشمنی و بغض رکھا، وہ جہنم میں جائیگا، بے شک وہ میرا فرمانبردار ہی کیوں نہ ہو۔“

اس کے بارے میں زمخشری کہتے ہیں کہ محبت و تسلیم ولایتِ علی علیہ السلام انسان کے ایمان کے کمال کا سبب ہے اور اگر کمالِ ایمان ہو تو فروع میں چھوٹی غلطی زیادہ نقصان نہیں پہنچاتی، لیکن اگر محبت و ولایتِ علی نہ ہو تو ایمان ناقص ہے اور وہ شخص جہنم کا مستحق ہے۔

حوالہ

1 - داستانِ غدیر، صفحہ 284 بہ نقل از زندگانی امیر المؤمنین علیہ السلام، صفحہ 5۔

2 - مباحثی در معارفِ اسلامی، مصنف: علامہ فقید آیت اللہ حاجی سید بہپہانی، صفحہ 169۔

شافعی (رہبر مذہبِ شافعی) ”اگر مولیٰ علی مرتضیٰ اپنے ظاہر و باطن کو لوگوں پر ظاہر کر دیں تو لوگ کافر ہو جائیں گے کیونکہ وہ انہیں اپنا خدا سمجھ کر سجدہ میں گرجائیں گے۔ اُن کے فضائل و عظمت کیلئے بس یہی کافی ہے کہ بہت سے لوگ یہ نہ سمجھ سکے کہ علی خدا ہیں یا خدا علی ہے یا پھر علی علیہ السلام مخلوقِ خدا ہیں۔“

حوالہ

سید یحییٰ برقی، کتاب ”چکیدہ اندیشہ ہا“، صفحہ 297۔

حافظ ابو نعیم (اہل سنت کے مشہور عالم) ”علی ابن ابی طالب علیہ السلام سردار قوم، محب ذات مشہود، محبوب ذات کبریٰ، باب شہر علم، مخاطب آیات ایمانی، عالم رمز قرآنی، تلاش راہ حق کیلئے بڑی نشانی، ماننے والوں کیلئے شمع جاودانی، مولائے اہل تقویٰ و ایمان، رہبر عدالت و قاضیان، ایمان لانے والوں میں سب سے اول، یقین میں سب سے بڑھ کر، بردباری میں سب سے آگے، علم و دانش کا منبع، اہل عرفان کی زینت، حقائق توحید سے باخبر، خداپرستی کا عالم، حکمت و دانائی کا سرچشمہ، حق سننے اور حق بولنے والا، وفائے عہد کا بادشاہ، اہل فتنہ کی آنکھ پھوڑنے والا، امتحانات الہی میں سرفراز و سربلند، ناکثین کو دور کرنے والا، قاسطین و مارقین کو ذلیل و رسوا کرنے والا، خدا کے دین میں سخت کاربند، ذات الہی میں فانی حضرت علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہ۔

حوالہ

حافظ ابونعیم، کتاب حلیۃ الاولیاء، جلد 1، صفحہ 61، باب ذکر علی علیہ السلام۔

احمد بن حنبل (رہبر مذہب حنبلی) محمد ابن منصور کہتے ہیں کہ ہم احمد بن حنبل کے پاس تھے کہ ایک شخص نے اُن سے کہا کہ اے اباعبداللہ! مجھے اس حدیث کے بارے میں بتائیں جو حضرت علی علیہ السلام سے روایت کی گئی ہے:

”أَنَا قَسِيمُ النَّارِ وَالْجَنَّةِ“

”میں جنت اور دوزخ کو تقسیم کرنے والا ہوں“

احمد بن حنبل نے جواب دیا:

”وَمَا تُنْكِرُونَ مَنْ ذَا؟“

”تم اُس سے انکار کیوں کر رہے ہو؟“ کیا تمہارے پاس یہ روایت نہیں پہنچی جس میں پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی علیہ السلام کو مخاطب کر کے فرمایا ہے:

”يَا عَلِيُّ: لَا يُحِبُّكَ إِلَّا الْمُؤْمِنُ وَلَا يُبْغِضُكَ إِلَّا مُنَافِقٌ“

”یا علی! تم سے محبت نہیں رکھے گا مگر مؤمن اور تم سے بغض نہیں رکھے گا مگر منافق۔“

ہم نے کہا: ہاں۔ پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایسے ہی علی علیہ السلام سے فرمایا تھا۔ احمد بن حنبل نے کہا کہ اب بتاؤ کہ مرنے کے بعد مؤمن کی کونسی جگہ ہونی چاہئے؟ ہم نے کہا: بہشت۔ احمد بن حنبل نے پھر پوچھا کہ بتاؤ کہ مرنے کے بعد منافق کی کونسی جگہ ہونی چاہئے؟ ہم نے کہا: آتش جہنم۔ اس پر احمد بن حنبل نے کہا کہ بے شک

”فَعَلَى قَسِيمِ النَّارِ وَالْجَنَّةِ“

حوالہ

آثار الصادقین، جلد 14، صفحہ 440، نقل از امام الصادق، جلد 4، صفحہ 503۔

عبداللہ بن احمد حنبل کہتے ہیں کہ میں نے اپنے والد سے علی علیہ السلام اور امیر معاویہ کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے جواب دیا کہ علی علیہ السلام کے بہت زیادہ دشمن تھے۔ انہوں نے علی علیہ السلام کے عیب ڈھونڈنے کی بہت کوشش کی لیکن ایک بھی نہ ڈھونڈ سکے۔ لہذا علی علیہ السلام کی شخصیت کو ختم کرنے کیلئے دشمنان علی علیہ السلام کی مدح سرائی کی۔

حوالہ

1۔ کتاب ”شیعہ“ مذاکرات علامہ طباطبائی مرحوم اور پروفیسر ہنری کرین کے درمیان، صفحہ 429، باب توضیحات، نقل از صواعق، صفحہ 76۔

2۔ شیخ سلیمان قندوزی حنفی نے کتاب ینابیع المودة، باب سوم، صفحہ 344 پر نقل کیا ہے۔

”جتنے فضائل حضرت علی علیہ السلام کی شان میں آئے ہیں، اتنے فضائل کسی اور صحابی رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان میں نہیں آئے۔“

”إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيراً“

”پس یہ اللہ کا ارادہ ہے کہ اے اہل بیت تم سے ہر قسم کے رجس (کمزوری، برائی، گناہ اور ناپاکی) کو دور رکھے اور تمہیں ایسا پاک رکھے جیسا پاک رکھنے کا حق ہے۔“

پس یہ خاندان عنایت پروردگار سے معصوم ہیں اور قوت پروردگار سے اُس کی بندگی و اطاعت کیلئے آمادہ ہیں۔ ان کی دوستی اللہ نے مؤمنوں پر واجب کر دی ہے۔ اس کو ایمان کا ستون قرار دیا ہے۔ جیسے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

”قُلْ لَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا إِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبَىٰ“

”آپ کہہ دیجئے کہ میں اس پر کوئی اجر رسالت تم سے نہیں مانگتا سوائے اس کے کہ تم میرے قریبیوں (اہل بیت) سے محبت کرو۔“

پیغمبر اسلام نے بڑے واضح طریقہ سے بیان کیا ہے کہ میرے اہل بیت کشتی نجات ہیں اور اُمت کو اختلافات اور انحراف کی ہلاکتوں سے پناہ دینے والے ہیں۔

حوالہ

بوستانِ معرفت، صفحہ 702، نقل از کتاب اہل بیت، مصنف ابو علم شافعی، آغاز کتاب۔

خطیب خوارزمی (مفکر مذہبِ حنفی) ”امیر المؤمنین علی علیہ السلام، شجاعت و بہادری کا مرکز، علم نبوت کا وارث، قضاوت میں سب صحابہ سے بڑھ کر دانا، دین کا مضبوط قلعہ، امین خلیفہ، ہر اُس انسان سے زیادہ دانا اور عقلمند جو اُس روئے زمین پر ہے اور آسمان کے نیچے ہے۔“

رسولِ خدا کے بھائی اور چچا کے بیٹے کے غم و تکلیف کو مٹانے والا، اُس کا بیٹا پیغمبر خدا کا بیٹا، اُس کا خون پیغمبر خدا کا خون، اُس کا گوشت پیغمبر خدا کا گوشت، اُس کی ہڈیاں پیغمبر خدا کی ہڈیاں، اُس کی عقل و دانش پیغمبر خدا کی عقل و دانش، اُس کی اُس سے صلح جس سے پیغمبر خدا کی صلح اور اُس سے لڑائی جس کی پیغمبر خدا سے لڑائی ہے۔ دنیا میں فضیلتیں ڈھونڈنے والوں کو انہی کے در سے فضائل ملتے ہیں۔ توحید و عدل کے باغ انہی کے شگفتہ کلام سے سرسبز ہیں۔

وہی ہدایت کا سرچشمہ ہیں۔ وہی اندھیروں میں چراغ ہیں۔ اصل دانائی وہی ہیں۔ سر سے پاؤں تک انہی کی غیبی طاقت (حضرت جبرائیل) تعریف کرتی ہے اور ان کے فضائل کی گواہ ہے۔“

حوالہ

بوستانِ معرفت، مصنف: سید ہاشم حسینی تہرانی، صفحہ 698، نقل از مناقبِ خوارزمی۔

”کیا ابوتراب کی طرح کوئی جوان ہے؟ کیا اُس کی طرح پاکیزہ نسل کوئی رہبر و پیشوا ہے۔ جب بھی میری آنکھ میں درد پیدا ہوتا ہے، اُسی کے قدموں کی خاک میری آنکھ کا سرمہ بنتی ہے۔ علی وہی ہے جو رات کو بارگاہِ ایزدی میں گر کر روتا ہے اور دن کو ہنستے ہوئے میدانِ جنگ کی طرف جاتا ہے۔ اُس کا دامن بیت المال کے سرخ اور زرد بیروں اور جواہرات سے پاک ہے۔ وہ وہی ہے جو بت توڑنے والا ہے۔ جس وقت اُس نے دوشِ پیغمبر پر اپنا پاؤں رکھا، ایسے لگتا تھا جیسے تمام لوگ جسم کی کھال کی مانند ہیں اور مولیٰ اُس جسم کا مغز ہیں۔“

حوالہ

”داستانِ غدیر“، صفحہ 286، نقل از ”الغدیر“، جلد 4، صفحہ 385 (جو مطالب بیان کئے گئے ہیں، یہ قصیدہ خوارزمی کے چند اشعار کا ترجمہ ہے)۔

ابن حجر عسقلانی (مفکر معروف شافعی) ”امام علی جنگ ہائے جمل و صفین میں، جہاں بہت کشت و خون ہوا تھا، حق پر تھے۔“

حوالہ

”حق با علی است“، مصنف: مہدی فقیہ ایمانی، صفحہ 215، نقل از فتح الباری، شرح صحیح بخاری، 244/12۔

حموئی (عالمِ مذہبِ حنفی) ”سب تعریف اُس خدائے بزرگ کیلئے ہے جس نے اپنی نبوت و رسالت کو حضرت محمد مصطفیٰ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر منتہا کیا اور ان کے چچا زاد بھائی سے ولایت کا آغاز کیا جو حضرت محمد کیلئے وہی نسبت رکھتے ہیں جو ہارون حضرت موسیٰ سے رکھتے تھے، سوائے اس کے کہ نبی نہ تھے۔ حضرت علی علیہ السلام پیغمبر اکرم کے پسندیدہ وصی تھے۔ علی علیہ السلام شہر علم کا دروازہ تھے۔ احسان و بخشش کی مشعل، دانائی و حکمت کے مرکز، اسرارِ قرآن کے عالم، اُن کے معنی سے مطلع، قرآن کی ظاہری و باطنی حکمتوں سے آگاہ، جو لوگوں سے پوشیدہ ہے، وہ اُن سے واقف اور اللہ تعالیٰ نے انہی کے خاندان پر ولایت کو ختم کیا یعنی اُن کے بیٹے حضرت حجت ابن الحسن علیہ السلام پر۔-----“

حوالہ

بوستانِ معرفت، صفحہ 696، نقل از فرائد السمطين، مصنف: حموی، اول کتاب۔

فواد فاروقی (اہل سنت کے مشہور مفکر و مصنف) ”میری جان علی علیہ السلام پر فدا ہو جن کے دل میں شجاعت اور درد، بازوؤں میں طاقت، آنکھوں میں چمک۔۔۔۔۔۔ وہ اُس کسی (پیغمبر اسلام) کے سوگ میں آنسو بہاتا ہے جو اس دنیا میں سب سے زیادہ صرف دو انسانوں سے محبت کرتے تھے، پہلی اُن کی بیٹی فاطمہ سلام اللہ علیہا اور دوسرے آپ کے شوہر۔“

حوالہ

25 سالہ سکوتِ علی علیہ السلام، مصنف: فواد فاروقی، صفحہ 16۔

”حضرت علی علیہ السلام کو دوسرے تمام مسلمانوں پر یہ فضیلت حاصل ہے کہ علی علیہ السلام خانہ کعبہ میں پیدا ہوئے۔ اس لحاظ سے مؤرخین و مصنفین اُن کو فرزند کعبہ بھی کہتے ہیں کیونکہ اُن کی والدہ نے انہیں کعبہ میں جنا جو تمام مسلمانوں کیلئے مقدس ہے۔ علی علیہ السلام سب سے پہلے مرد ہیں جنہوں نے اسلام کو قبول کیا۔“

حوالہ

25 سال سکوتِ علی علیہ السلام، مصنف: فواد فاروقی، صفحہ 38۔

”دوسری بڑی فضیلت جو اللہ تعالیٰ نے علی علیہ السلام کو عنایت فرمائی، وہ یہ ہے کہ اُنہوں نے بچپن ہی سے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گھر میں پرورش دلائی اور براہِ راست وہ حضرت خدیجہ اور پیغمبر خدا کے زیر سایہ اور زیر عنایات رہے۔“

حوالہ

25 سال سکوتِ علی علیہ السلام، مصنف: فواد فاروقی، صفحہ 137۔

”اس بارے میں کوئی شک نہیں کہ علی علیہ السلام بعد پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خود کو مسلمانوں کی رہنمائی و خلافت کیلئے سب سے زیادہ حقدار سمجھتے تھے لیکن اس کے باوجود جب تاریخ میں خلافت کا مسئلہ علی علیہ السلام کی خواہش قلبی کے برعکس طے ہوا تو انہوں نے مخالفت کی پالیسی اختیار نہ کی کیونکہ علی علیہ السلام کے نزدیک اسلام سب سے زیادہ اہم تھا۔“

حوالہ

25 سال سکوتِ علی علیہ السلام، مصنف: فواد فاروقی، صفحہ 39۔

”جب بھی بزرگانِ دین اور مفکرین کسی مسئلے کے حل کیلئے بے بس ہو جاتے تھے، جانتے تھے کہ اب علی علیہ السلام کے پاس جانا چاہئے۔ ایسے دوست کے پاس جانا چاہئے جہاں سے وہ مدد مانگ سکیں اور جس کے بارے میں پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُن کی قضاوت کی تائید فرمائی ہو۔“

حوالہ

25 سال سکوتِ علی علیہ السلام، مصنف: فواد فاروقی، صفحہ 54۔

”حضرت علی علیہ السلام نے تمام زندگی اسلام اور مسلمین کی خدمت کرتے ہوئے تکالیف برداشت کیں۔ چاہے وہ زمانہ پیغمبر اسلام کے ساتھ جنگوں میں شامل ہو کر شمشیر زنی کی ہو یا زمانِ خلافتِ صحابہ ہو یا اپنی خلافت کا زمانہ۔ لیکن تاریخ گواہ

ہے کہ علی علیہ السلام نے سب سے زیادہ تکالیف اپنی خلافت و امامت کے زمانہ میں اٹھائیں کیونکہ وہ عدل و انصاف کے نمونہ تھے اور جتنی سختیاں مسلمانوں کو راہِ راست پر لانے کیلئے برداشت کرنا پڑیں، اُن سے کئی سو گنا سختیاں علی علیہ السلام نے اپنی ذات پر برداشت کیں اور اُن کے گھر والوں نے برداشت کیں تاکہ اُن کے تقدس میں کوئی خلل نہ آنے پائے۔ یہی وجہ ہے کہ آج کئی صدیاں گزر جانے کے باوجود حضرت علی علیہ السلام کی حکمرانی دلوں پر قائم ہے، زندہ باد نامِ علی علیہ السلام۔

حوالہ

25 سال سکوتِ علی علیہ السلام، مصنف: فواد فاروقی، صفحہ 281۔

شیخ عبداللہ شبراوی (عالمِ مذہبِ شافعی) ”یہ سلسلہ ہاشمی کہ جس میں خاندانِ مطہرِ نبوی، جماعتِ علوی اور بارہ امام شامل ہیں، ایک ہی نور سے پیوستہ ہیں جس نے سارے جہان کو روشن کیا ہوا ہے۔ یہ بہت فضیلتوں والے ہیں۔ اعلیٰ صفات کے مالک ہیں۔ شرف و عزتِ نفس والے ہیں اور باطن میں بزرگیِ محمدی رکھتے ہیں۔“

حوالہ

”ائمہ اثنا عشری“، مصنف: شیخ احمد بن عبداللہ بن عباس جوہری، مقدمہ: آیت اللہ صافی گلپائیگانی، صفحہ 45، نقل از ”الاتحاف بحب الاشراف“، مصنف: شیخ عبداللہ شبراوی شافعی۔

ابوہذیل (اہل سنت کے مفکر اور دانشمند و استاد ابن ابی الحدید) ابن ابی الحدید شرح نہج البلاغہ میں لکھتے ہیں: ”میں نے اپنے اُستاد ابوہذیل سے سنا ہے: جب کسی شخص نے اُن سے پوچھا کہ خدا کے نزدیک علی علیہ السلام افضل ہیں یا حضرت ابوبکر؟ تو جواب میں ابوہذیل نے کہا:

وَاللّٰهُ لِمُبَارَزَةِ عَلِيٍّ عَمْرٍوَيَوْمَ الْخَنْدَقِ تَعْدِلُ اَعْمَالُ الْمُهَاجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِوَطَاعَاتِهِمْ كُلُّهَا تُرْبِي عَلَيْهَا فَضْلًا عَنْ اَبِي بَكْرٍ وَحَدَهٗ۔

”خدا کی قسم! علی علیہ السلام کا جنگِ خندق میں عمرو بن عبدود سے مقابلہ بہاری ہے تمام مہاجرین و انصار کی عبادتوں اور اطاعتوں پر، حضرت ابوبکر کا تنہا کیا مقابلہ!“

حوالہ

محمد رازی، کتاب ’چرا شیعہ شدم‘، نقل از شرح نہج البلاغہ، ابن ابی الحدید، ج 4 ص 334

ابن مغزالی (عالمِ معروفِ مذہبِ شافعی) خدا کی حمد و ثناء اور پیغمبرِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود و سلام کے بعد لکھتے ہیں:

”درود و سلام ہو علی علیہ السلام پر، مومنوں کے امیر، مسلمانوں کے آقا، سفید اور چمکدار پیشانی والوں کے رہبر، نیکوکاروں کے باپ، روشن چراغ۔

درود ہو سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا پر، بتولِ عذرا پر، نساء العالمین کی سردار پر، دخترِ رسول پر اور اُن کے دو فرزندوں پر، رسول کے نواسوں پر، جوانانِ جنت کے سرداروں پر۔“

حوالہ

بوستانِ معرفت، ص 694، نقل از مناقب، مصنف: ابن مغزالی، کتاب کے آغاز میں

عبدالرؤف مناوی (عالمِ مذہبِ شافعی) ”اَوَّلُ وَاٰخِرُ كَا خَالِقِ جَانْتَا هَيَّ كَه كِتَابِ خَدَا كُو سَمَجَهْنَهٗ كَا اِنْحِصَارِ عِلْمِ عَلِيٍّ عَلِيَهٗ السَّلَامِ پَر هَيَّ“۔

حوالہ

بوستانِ معرفت، صفحہ 680، نقل از ”مناوی در فیض القدير“ جلد 3، صفحہ 47 پر عبدالرؤف مناوی نے حدیث 2705 (انا مدينة العلم و علی بابها) میں لکھا ہے۔

جاحظ (مفکرِ مذہبِ معتزلی) ”۔۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے برسرِ منبر کہا: ہمارے خاندان کا کسی سے مقابلہ نہیں

ہوسکتا۔ بالکل صحیح فرمایا۔ کس طرح مقابلہ ہو اُس خاندان سے کسی کا! اسی خاندان سے تو پیغمبرِ خدا ہیں اور اسی سے دو

پاک فرزند (حسن اور حسین) ہیں اور سب سے پاک یعنی علی و فاطمہ اور پیغمبر اسلام اور راہِ خدا کے دو شہید: شیر خدا حمزہ اور صاحبِ عظمت حضرت جعفر -----“۔

حوالہ

بوستانِ معرفت، صفحہ 688، نقل از شیخ سلیمان قندوزی حنفی، ینابیع المودۃ، باب 52۔

”حقیقت میں ذاتی دشمنیاں عقلِ سلیم کو نقصان پہنچاتی ہیں اور انسان کے اخلاقِ حسنہ کو خراب کرتی ہیں اور خصوصاً اہل بیت علیہم السلام سے دشمنی، یعنی اُن کے فضائل اور اُن کی مسلمہ افضلیت کو دوسروں کے مقابلہ میں جھگڑے کا باعث بنانا۔ لہذا ہم پر واجب ہے کہ ہم حق طلب کریں۔ اُسی کی پیروی کریں اور قرآن سے وہی مراد چاہیں جو حقیقتاً منظورِ خدا ہے۔ یہ سب اسی صورت میں ممکن ہے جب ہم تعصب و خواہشاتِ نفس اور متقدمین (باپ دادا اور اساتذہ) کی غلط تقلید کو دور پھینک دیں اور اہل بیتِ اطہار علیہم السلام اور عترتِ پیغمبر کی دوسروں پر افضلیت کو تسلیم کریں۔“

حوالہ

بوستانِ معرفت، صفحہ 999، نقل از شیخ سلیمان قندوزی حنفی، ینابیع المودۃ، باب 52، ینابیع المودۃ۔

”امیر المؤمنین علی علیہ السلام کے کئی سو اقوالِ حکمت ہیں اور آپ کے ہر قول سے ہزار ہزار حکیمانہ اقوال تفسیر ہو سکتے ہیں۔“

حوالہ

بوستانِ معرفت، صفحہ 690، نقل از مناقبِ خوارزمی، باب 24، صفحہ 271۔